لاہور
نعت
لقائے نعت
جولائی 2011

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 24 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ اطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ

# نعت

لاہور

جلد 24 | جولائی 2011 | شمارہ 7

# لقائے نعت


ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، معرفت ایوانِ نعت رجسٹرڈ

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، نعیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، فون 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

پوسٹ کوڈ: 54500 e.mail: madnigraphics@hotmail.com

شاعرِ نعت کا ۵۵ واں اردو مجموعۂ نعت

# لقائے نعت

راجا رشید محمود

حرم مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے

## بابِ بلال رضی اللہ عنہ

کے نام

جن
کی
خنک تابیاں
شاعر
کی
روح و جاں
میں
بسی
رہتی
ہیں

# صورتیں


| نمبر | شعر | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | تقلید رب میں صبح و مسا لے درود کو<br>اوڑھ روح و جان و دل میں سما لے درود کو | ۹ |
| ۲ | پڑھتے ہوئے نعتوں کو تماشا نہ کیا کر<br>سرکار ﷺ کی الفت کو تو رسوا نہ کیا کر | ۱۰ |
| ۳ | وہ جو ہے ذکر پیمبر ﷺ میں شاد شام و سحر<br>وہ خوش نصیب رہا بامراد شام و سحر | ۱۱ |
| ۴ | رہِ اطاعت آقا ﷺ کا جو ہوا راہی<br>وہ جیت لے گا حساب نشور کی بازی | ۱۲،۱۳ |
| ۵ | ہیں لم مذہب ایمان کو پانے والے<br>قرینۂ سرور کونین ﷺ کو جانے والے | ۱۴ |
| ۶ | گوشِ دل سے جو پیمبر ﷺ کا کہا سنتا ہے<br>عرض اس شخص کی رحمان سدا سنتا ہے | ۱۵ |
| ۷ | جو کوئی سرور کون و مکاں ﷺ کا رستہ لے<br>اسی کو رب کریم و رحیم اپنا لے | ۱۶،۱۷ |
| ۸ | موثر اک نظر محبوب حق ﷺ کی اس قدر ٹھہری<br>جو دنیائے خطا میری تھی، وہ زیر و زبر ٹھہری | ۱۸،۱۹ |
| ۹ | محبت سرور کونین ﷺ کی رگ رگ میں جاری ہے<br>یہ میری نعت گوئی اک طرح بے اختیاری ہے | ۲۰،۲۱ |
| ۱۰ | وہ جو توصیف شہنشاہ عرب ﷺ کرتے ہیں<br>صبح کرتے ہیں اسی کام میں شب کرتے ہیں | ۲۲ |
| ۱۱ | جو نعت مصطفی ﷺ گائے وفور شوق میں<br>وہ سرورِ عافیت پائے وفور شوق میں | ۲۳ |





| نمبر | شعر | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲ | اپنے سر پہ یہ درود مصطفی ﷺ کا سائباں<br>ہے عنایات و عطائے کبریا کا سائباں | ۲۴ |
| ۱۳ | الفتِ محبوب رب پاک ﷺ سے سرشار دل<br>کرتا ہے طیبہ سے اپنے پیار کا اظہار دل | ۲۵ |
| ۱۴ | اتنا اثر مدینے کی آب و ہوا کا تھا<br>ہم کو یقیں حبیب خدا ﷺ کی عطا کا تھا | ۲۶،۲۷ |
| ۱۵ | یوں تو شاعر ہے تو، آقا ﷺ کا ثنا خواں بھی ہے<br>تیرا اسلوب مگر شان کے شایاں بھی ہے؟ | ۲۸،۲۹ |
| ۱۶ | پہنچا ہے مکہ جو، مگر طیبہ گیا نہیں<br>رب کا وہ کیسے ہے، جو نبی ﷺ کا ہوا نہیں | ۳۰،۳۱ |
| ۱۷ | آتا نہیں ہے شہر نبی ﷺ کا خیال کب<br>سنتا ہے، دیکھیں، دل کی مرے، ذوالجلال کب | ۳۲ |
| ۱۸ | رہِ محبت سرکار ﷺ سے گزرتے ہوئے<br>چلا تو میں بھی تھا شہر نبی ﷺ کو ڈرتے ہوئے | ۳۳ |
| ۱۹ | میں سمجھتا ہوں کہ یہ تھیں آندھیاں سوغات کی<br>مجھ پہ طیبہ میں تھی بارش بھاگواں ذرات کی | ۳۴ |
| ۲۰ | کوئی در لیتا نہیں سرکار ﷺ کے در کی جگہ<br>سنگِ درگاہِ پیمبر ﷺ ہی پہ ہے سر کی جگہ | ۳۵ |
| ۲۱ | شافعِ عصیاں شعاراں دوسرا کوئی نہیں<br>اپنا آقا ﷺ کے سوا تو آسرا کوئی نہیں | ۳۶ |
| ۲۲ | جب اپنی طرف آقا و مولا ﷺ نے نظر کی<br>دنیائے خطا میری وہیں زیر و زبر کی | ۳۷ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳ | ہمیں انفاس کی جتنی ملی خالق سے مہلت ہے | |
| | نثار حفظ ناموس نبی ﷺ کرنا ہی غیرت ہے | ۳۹،۳۸ |
| ۲۴ | اپنی پلکوں پہ عقیدت کو سجاتے رہنا | |
| | ہجر طیبہ میں یہی دیپ جلاتے رہنا | ۴۱،۴۰ |
| ۲۵ | تشریف لائیں خواب میں بھی سیدی ﷺ کبھی | |
| | ہو تا کہ زندگی مری غم سے بری کبھی | ۴۳،۴۲ |
| ۲۶ | ہے درود مصطفیٰ ﷺ جس کا وظیفہ صبح و شام | |
| | ہو رہا ہے وہ تصور میں نبی ﷺ سے ہم کلام | ۴۴ |
| ۲۷ | عنایات و عطایا ہیں گدا پہ | |
| | توجہ ان ﷺ کی ہے ہر التجا پہ | ۴۵ |
| ۲۸ | دیے محبت سرکار ﷺ کے جلائے ہوئے | |
| | مدینے پہنچے تھے ہم اپنا سر جھکائے ہوئے | ۴۶ |
| ۲۹ | شہر رسول پاک ﷺ کو جانے کے واسطے | |
| | خالق کو دو نبی ﷺ کے زمانے کے واسطے | ۴۷ |
| ۳۰ | سرکار کائنات ﷺ کے احسان کم نہیں | |
| | شکل نبی ﷺ میں رحمت رحمان کم نہیں | ۴۹،۴۸ |
| ۳۱ | لگایا ہے ہمیں مدح نبی ﷺ نے کام پہ ایسا | |
| | قبول رب ہے ہر اک شعر لکھا معتبر ایسا | ۵۱،۵۰ |
| ۳۲ | تھا نبوت کے تسلسل کا نبی ﷺ پہ اختتام | |
| | آنا ان کے بعد کوئی بھی نبی ممکن نہ تھا | ۵۲ |
| ۳۳ | بندہ مائل ہو جب بندگی کی طرف | |
| | منہ ہو سرکار ﷺ کی پیروی کی طرف | ۵۳ |





| | | |
|---|---|---|
| ۳۴ | نعت ہے میرا ہنر حمد خدا ہے میرا فن | |
| | اس سے میں بڑھتا نہیں فضل خدا سے مطلقاً | ۵۴ |
| ۳۵ | جب بھی ہم در پہ پیمبر ﷺ کے صدا دیتے ہیں | |
| | ہم کو سرکار ﷺ طلب سے بھی سوا دیتے ہیں | ۵۵ |
| ۳۶ | رابطہ ہے اولیاء سے مصطفیٰ ﷺ سے رابطہ | |
| | اس لیے رکھتا رہا ہوں صوفیہ سے رابطہ | ۵۷،۵۶ |
| ۳۷ | نبی ﷺ کے ذکر میں مشغول تم بھی ہو ہم بھی | |
| | پھٹک سکے گا نہ اپنے قریب تو غم بھی | ۵۸ |
| ۳۸ | مالک! مجھے بھیجے جو مدینے میں تو اب کے | |
| | الفاظ مجھے سارے عطا کرنا ادب کے | ۵۹ |
| ۳۹ | قبۂ پاک کو آنکھوں میں بسا کر دیکھو | |
| | اس طرح اپنے پیمبر ﷺ کو منا کر دیکھو | ۶۱،۶۰ |
| ۴۰ | جس میں مدح آقا ﷺ کی خاص محویت ہو گی | |
| | سربلند لوگوں میں اس کی شخصیت ہو گی | ۶۳،۶۲ |
| ۴۱ | نبی ﷺ کی حیثیت کے ہو کے قائل | |
| | ہوئے شیر و شکر سارے قبائل | ۶۴ |
| ۴۲ | نعت رسول پاک ﷺ جو گاتا چلا گیا | |
| | رنج و غم جہاں کو بھلاتا چلا گیا | ۶۵ |
| ۴۳ | ماہ رجب میں رات ملن کی جو آئی ہے | |
| | آقا ﷺ کی عرش کبریا پہ رونمائی ہے | ۶۶ |
| ۴۴ | پلکوں پہ موتی یاد نبی ﷺ کے سجایئے | |
| | نغمے نعوت سرور عالم ﷺ کے گایئے | ۶۷ |

۴۵۰ درود پاک سے الفت ہماری
عبادت ہے یہی عادت ہماری ۶۹،۶۸

۴۶ یادِ نبی ﷺ سے دل میں جلتا ہے جو دیا سا
دیتا ہے ظلمتوں میں محمود کو دلاسا ۷۱،۷۰

۴۷ سخن گستر کوئی جو پیرو حسانؓ ملتا ہے
اسی بندے کو نعتوں کا نیا دیوان ملتا ہے ۷۳،۷۲

۴۸ میں نے غیرِ سرورِ عالم ﷺ کو چاہا ہی نہیں
اس حوالے سے بھی کیا روشن مرا ماضی نہیں ۷۵،۷۴

۴۹ ھجرِ نبی ﷺ کا دل پہ مرے کیا اثر نہیں
لب بند کیا نہیں مرے کیا دیدے تر نہیں ۷۷،۷۶

۵۰ نبی ﷺ کی مدح کرنے میں نہیں کچھ بھی کمال اپنا
ہے فضلِ رب سے نعتِ پاک میں یہ اشتغال اپنا ۷۹،۷۸

۵۱ پائے شرف تمھاری دعا بھی قبول کا
سرکار ﷺ کو جو واسطہ دو تم بتولؓ کا ۸۰

۵۲ جب سے دیارِ پاک سے ہو آئی ہے نگاہ
اس دن سے میری واقفِ بینائی ہے نگاہ ۸۱

۵۳ ہے طاعتِ رسولِ امیں ﷺ مایۂ نجات
پائے گا ہر مطیعِ نبی ﷺ تحفۂ نجات ۸۲

[فردیاتِ نعت صفحہ ۱۳، ۱۷، ۱۹، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۹، ۴۱، ۴۳، ۴۹، ۵۱، ۵۷،
۶۱، ۶۳، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۵، ۷۷، ۷۹ پر ہیں۔]

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تقلیدِ رب میں صبح و مسا لے درود کو
اور روح و جان و دل میں بسا لے درود کو

قلب اس کا ہو گا نورِ نبوّت سے سرفراز
ہونٹوں کے واسطے جو منا لے درود کو

آئے گا حشرِ رحمتِ رحمان میں وہی
وہ جو وظیفہ اپنا بنا لے درود کو

پائے گا جاں میں وفرِ طمانیت و سکوں
جو خوش نصیب دل سے لگا لے درود کو

پہلے تو اسمِ ربِّ دو عالم لے، اور پھر
لب ہائے تر پہ اپنے سجا لے درود کو

طیبہ میں حاضری کو جو ہو عازمِ سفر
ہمراہ تو برائے عطا لے درود کو

کیا سامنا لحد میں سوالات کا اسے
پہلے نکیروں کو جو سنا لے درود کو

محمودؔ چاہے تو جو توجّہ حضور ﷺ کی
گنتی میں روز تھوڑا بڑھا لے درود کو

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑھتے ہوئے نعتوں کو تماشا نہ کیا کر

سرکار ﷺ کی اُلفت کو تو رُسوا نہ کیا کر

اے دوست! کبھی خواہشِ دُنیا نہ کیا کر

تو بندۂ آقا ﷺ ہے تو ایسا نہ کیا کر

خوشنودیٔ سرکار مدینہ ﷺ ہو مُقدّم

تو اور کسی شے کی تمنّا نہ کیا کر

تحمیدِ خدا' نعتِ پیمبر ﷺ کے علاوہ

قرطاس پہ کچھ اور تُو املا نہ کیا کر

کافی ہے کہ ہے "صَلِّ علیٰ" تیرے لبوں پہ

حال ایسا رکھا کر' غمِ فردا نہ کیا کر

ہو یاد اگر تجھ کو پیمبر ﷺ کی ہدایت

خالق کی عبادت میں تو سودا نہ کیا کر

رکھ طیبۂ سرکار ﷺ میں گردن کو جھکائے

پہنچے جو وہاں' سر کو تو اُونچا نہ کیا کر

محمودؔ ملا تجھ کو جو سرکار ﷺ کے در سے

رکھ دل میں اُسے' راز کو اِفشا نہ کیا کر

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو ہے ذکرِ پیمبر ﷺ میں شاد شام و سحر

وہ خوش نصیب رہا بامُراد شام و سحر

خدا کا مدحِ نبی ﷺ پہ ہے صاد شام و سحر

ملی فرشتوں سے احقر کو داد شام و سحر

کرم نبی ﷺ کا ہے مجھ پہ زیاد شام و سحر

ہے میرے ساتھ یہی اعتماد شام و سحر

قریب رب ہوا' جس شخص کو نصیب رہی

حبیب خالق عالم ﷺ کی یاد شام و سحر

خوشی بھی یادِ رسولِ خدا ﷺ میں تھی وافر

خدا کا لُطف ہُوا مُستزاد شام و سحر

وہ کیا ہیں بندے جو نعتِ نبی ﷺ میں رکھتے ہیں

نظر کے سامنے اپنا مفاد شام و سحر

اطاعت ان کی نہیں' صرف نام لیتے ہیں

طبیعتوں میں ہے کیسا تضاد شام و سحر

حضور ﷺ! دیکھ لیں' کرتے ہیں نام کے مُسلم

گلی محلّوں میں کیسا "جہاد" شام و سحر

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ اطاعتِ سرکار ﷺ کا جو ہے راہی
وہ جیت لے گا حسابِ نشور کی بازی
زمینِ طیبہ ہمیشہ نگاہ سے چومی
یہی ہے حال بھی میرا یہی رہا ماضی
ہوئے جو اشک پیمبر ﷺ کے ذکر پر جاری
ہیں نکلے بحرِ عقیدت سے اُنس کے موتی
نبی ﷺ کے در پہ جو پہنچے تو کیسی محرومی
وہاں پہ خواہشیں ساری نہ کیسے ہوں پوری
زبانِ دل کا جو تھا اسمِ مصطفیٰ ﷺ ساتھی
کسی بھی کام میں مجھ کو ہوئی نہ مایوسی
ہے اس کی ڈور تو سانسوں کے ساتھ بندھی
نہیں ہے الفتِ سرکار ہر جہاں ﷺ وقتی
نہ رکیہ۔ لے کے چلا تھا میں طیبہ کو خالی
پلٹ کے آیا تو اس میں جہاں کی دولت تھی



دعا یہی ہے تمنا یہی ہے غرض یہی
کہ آئے شہرِ پیمبر ﷺ میں آخری ہچکی
جو میرے متنِ خلوص و وفا کی ہے سُرخی
اسی میں حُبِّ حبیبِ کریم ﷺ ہے بچی
پکڑ کے رکھیں جو مُسلم غفور کی رسّی
نبی ﷺ کے حکم سے پائیں جہان کی شاہی
نبی ﷺ کے شہر کو میرے خیال کا پنچھی
اُڑا ہے جب بھی تو اس کی اُڑان ہے اصلی
بھنور کے بیچ جو تھی ڈوبنے ہی کو کشتی
درودِ پاکِ نبی ﷺ سے رشیدؔ پار لگی

---

مدحِ سرکار ﷺ میں گزرے تو مناسب تر ہے
زندگی کٹنے کو تو دوستو! کٹ جائے گی
نعت پڑھ کر تُو اگر راہِ مدینہ لے گا
جو بھی اڑچن یا صعوبت ہے، وہ ہٹ جائے گی
حملہ ناموسِ نبی ﷺ پر جو کرے گا کوئی
سامنے اُس کے، یہ غیرت ہے جو ڈٹ جائے گی

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں علم مذہب ایقان کو پانے والے
قریۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانے والے
ذکر آقا ﷺ کا تو کرتے ہیں زبانِ دل سے
راز اُلفت کا زمانے سے چُھپانے والے
اُمّتی ہونے کا حق صرف ادا کرتے ہیں
اُن کے احکام کو روحوں میں بسانے والے
ان کو بھی عفو کے احکام نے سائے میں لیا
جتنے کافر تھے پیمبر ﷺ کو ستانے والے
میرے سرکار ﷺ اُخوت کی خنک تابی سے
آگ نفرت کی جہاں سے ہیں بجھانے والے
اہلِ الفت کو ہیں اصحابؓ رسولِ اکرم ﷺ
اُنسِ سرکار ﷺ کے اسباق پڑھانے والے
قُربِ سرکار ﷺ کے اعزاز کو پا لیتے ہیں
جاں کو ناموسِ پیمبر ﷺ پہ لٹانے والے
ہوں گے امدادِ کُناں حشر میں ہم جیسوں کے
غم و آلام میں روتوں کو ہنسانے والے
نعتیں کہنے سے تو محمودؔ نہ باز آئیں گے
جو بھی کہتے ہیں، کہے جائیں زمانے والے

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گوشِ دل سے جو پیمبر ﷺ کا کہا سنتا ہے
عرض اُس شخص کی رحمان سدا سنتا ہے
معصیت کار کو ملتی ہے نویدِ بخشش
دل کے کانوں سے وہ جب "صلِّ علیٰ" سنتا ہے
حس سماعت کی اگر ہو بھی تو بے سُود سمجھ
نعت سنتا نہیں جو بندہ، وہ کیا سنتا ہے
اُس کے سینے میں اترتی ہے سکینت وافر
جو پیمبر ﷺ کا کوئی حرف ثنا سنتا ہے
اس کو لے لیتی ہے گھیرے میں عطائے خالق
وہ جو کہتا ہے کوئی نعتِ نبی ﷺ، یا سنتا ہے
اس کو رِضوان کی آتی ہے صدائے پیہم
کان جو ذکرِ نبی ﷺ صبح و مسا سنتا ہے
آ پہنچتے ہیں نبی ﷺ اس کی مدد کو آخر
خاطی گو حشر میں پہلے تو سزا سنتا ہے
میرے آقا کے سوا، ربِّ پیمبر ﷺ کے سوا
اور بے کس کی کوئی آہ و بُکا سنتا ہے؟
بارہا میں نے یہ محسوس کیا ہے محمودؔ
میں جو طیبہ میں کہوں، میرا خدا سنتا ہے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی سرورِ کون و مکاں ﷺ کا رستہ لے
اسی کو ربِّ کریم و رحیم اپنا لے
جو چاہے جنّتِ ماویٰ رہِ مدینہ لے
نبی ﷺ کے قبّہ کے سائے میں آ کے سستا لے
جو چاہے تو کہ جہاں کی مسرّتیں پا لے
تو جھولی کعبۂ آقا ﷺ پہ جا کے پھیلا لے
عطا و لُطفِ الٰہی کا جو سہارا لے
چلے وہ گھر سے تو شہرِ نبی ﷺ کا جادہ لے
درودِ پاک ہی محبوبِ ربِّ اکرم ﷺ کا
غم و الم کو مُداوا کے واسطے جا لے
اُسی کا نام سرِ حشر و نشر گونجے گا
جو نغمے دُنیا میں نعتِ حضور ﷺ کے گا لے
جو وردِ اسمِ رسولِ کریم ﷺ اپنائے
اسی کا نام پسِ مرگ بھی زمانہ لے



اسے نصیب محبّت خدائے پاک کی ہو
قدم جو سرورِ کون و مکاں ﷺ کے بندہ لے
نظر میں رکھّے گا داروغۂ بہشت اُسے
ریاضِ جنّتِ آقا ﷺ کا جو نظارہ لے
شمار میری بھی بختیوں کا کیا ہو رشیدؔ
نبی ﷺ ہیں میرے مُقدّر کے آپ رکھوالے

☆☆☆☆☆
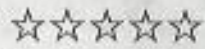
اٹھے تھے قدم بیتِ الٰہی کی طرف جب
دل دھڑکا تھا سرکار ﷺ کے مسکن کے لیے بھی
افکار جو تھے اسمِ پیمبر ﷺ سے درخشاں
تھا باعثِ تسکیں یہ مرے مَن کے لیے بھی
آئینِ پیمبر ﷺ میں عیاں راہ نُمائی
جو بزم کی خاطر ہے وہی رن کے لیے بھی
دُنیا میں بھی اچھائی کی اُمید ہے ان ﷺ سے
ہوں عرض کُناں طیبہ میں مدفن کے لیے بھی
تھے بخششِ اُمّت کے تمنّائی تو محمودؔ
سرکار ﷺ کرم کوش تھے دشمن کے لیے بھی

☆☆☆☆☆
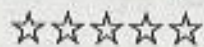
# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤثر اک نظر محبوبِ حقؐ کی اِس قدر ٹھہری
جو دنیائے خطا میری تھی، وہ زیر و زبر ٹھہری

چکا چوند اپنے دل کو تو نہیں بھائی دو عالم کی
مری آنکھوں میں شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی رہگزر ٹھہری

جواہر لطف و اکرامِ رسولُ اللہ ﷺ کے پائے
مری مجبور طیبہ آنکھ جو تھی، پُر گُہر ٹھہری

میں آنا چاہتا تھا شہر سرکارِ دو عالم ﷺ میں
گزارش مختصر تر تھی، ولیکن معتبر ٹھہری

حقیقت کھُل گئی سارے جہاں والوں پہ آخر میں
کہ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں بات ہر اک پُر اثر ٹھہری

مرے دل میں سکونِ جاوداں نے اپنی جا پائی
نظر میری جونہی اُس گنبدِ پُر نُور پہ ٹھہری

خدا خلوت میں اپنی مصطفیٰ ﷺ کا منتظر ٹھہرا
شبِ اسرا نبی ﷺ کی ذات تھی، جو منتظر ٹھہری



جونہی خالی نظر آئی ہے ذکرِ سرورِ دیں ﷺ سے
جو کُٹیا دل کی تھی، وہ چند لمحوں میں کھنڈر ٹھہری

جو چاہو تو حقیقت پوچھ لو زُوّارِ طیبہ سے
نہیں ہے رات کیا اس جا کی صد رشکِ سحر ٹھہری

میں پیراک مجوُدِ خرّمی مانا گیا آخر
مسرت زا مرے دل کو بُلاوے کی خبر ٹھہری

کہا محمودؔ سے ہاتف نے حالِ حشر میں اتنا
کہ اس جا شاعری نعتِ نبی ﷺ کی باہُنر ٹھہری

---

سارے حروفِ مدحِ پیمبر ﷺ لکھے ہوئے
اصلاً ہیں میرے قلب کے اندر لکھے ہوئے

اللہ جانتا ہے کہ ہیں میرے ہاتھ سے
نعتِ حضور ﷺ میں کئی دفتر لکھے ہوئے

تعریفِ مصطفیٰ ﷺ میں جو اللہ نے کہے
فقرے وہ سارے ہیں مرے دل پہ لکھے ہوئے

اب تو مجھے حضور ﷺ کے گھر جانا آ گیا
قسمت میں میری پہلے تھے چکّر لکھے ہوئے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبت سرورِ کونین ﷺ کی رگ رگ میں جاری ہے
یہ میری نعت گوئی اک طرح بے اختیاری ہے
خزانوں کے ہیں مالک، اس پہ ذوقِ انکساری ہے
کہ جتنا فقر ہے سرکار ﷺ کا، خود اختیاری ہے
تری مجبوریٔ طیبہ میں جتنی بے قراری ہے
سمجھ اس سے حقیقت یہ کہ اب تیری ہی باری ہے
وہ جس مقصد سے علم الدینؒ نے جان اپنی ہاری ہے
جہانِ کفر و ظلمت پر اسی کا خوف طاری ہے
تحفظ حرمتِ سرکار ﷺ کا دیں کی ضرورت ہے
نہیں مُسلم، جنھیں اِس باب میں بھی جان پیاری ہے
عطا اعزاز ہو اُمت کو آقا ﷺ! سرفرازی کا
دعا ہے، التجا ہے آپ سے، منت ہے، زاری ہے
خدا نے فرض توقیرِ نبی ﷺ فرمائی ہم سب پر
کمی جو اُن کی عزّت میں کرے، وہ شخص ناری ہے



رسولِ پاک ﷺ نے تعلیم دی ہے جن فضائل کی
تحمّل اور اُخوّت ہے تو پیار اور بُردباری ہے
جو تھے اسرار قربِ خالق و محبوبِ خالق ﷺ کے
نہ کھولے نجم و اِسرا نے، کچھ ایسی رازداری ہے
نہ کیوں چشمِ کرم سرکار ﷺ کی ہوتی مری جانب
قیامت میں مرے ہمراہ میری شرمساری ہے
اِدھر آقا ﷺ کی خواہش پر ہے میرا منتظر رِضواں
اگرچہ اُس طرف میزان پر عصیاں شماری ہے
نبی ﷺ ہر اُمّتی کی مغفرت کے ہیں تمنّائی
ہر اک بندے کی خاطر مصطفیٰ ﷺ کی غمگساری ہے
مسلمانوں کے قاتل وہ ہیں جو ہیں نام کے مُسلم
حضور ﷺ! اب تو ہر اک جا پر یہی تخریب کاری ہے
خدارا! اس سے چھٹکارا ہمیں دلوایئے آقا ﷺ!
گُنہ کا بوجھ کاندھوں پر لیا ہے جو، وہ بھاری ہے
جُونہی پکڑا گیا محمودؔ اسے جانا ہے جنت میں
یہ تبعیتِ رسولِ محترم ﷺ کا اشتہاری ہے

☆☆☆☆☆
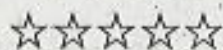
## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو توصیفِ شہنشاہِ عرب ﷺ کرتے ہیں
صبح کرتے ہیں اسی کام میں شب کرتے ہیں

ہیں رؤف اور رحیم آقا و مولا ﷺ اپنے
ہم تو جو چاہتے ہیں، ان سے طلب کرتے ہیں

جو بڑھا لیتے ہیں کچھ "صلِّ علیٰ" کی گنتی
اس طرح سے وہ مداوائے تعب کرتے ہیں

اس کا اظہار نہ کیوں شعر و سخن میں ہوتا
جو اثر دل پہ پیمبر ﷺ کے لقب کرتے ہیں

مانگ لیتے ہیں پیمبر ﷺ سے وہ نسخے ان کے
جو جہاں بھر میں طریقت کا مطب کرتے ہیں

جن کی قربت یا قرابت تھی حبیبِ حق ﷺ سے
ان کی تکریم مسلمان تو سب کرتے ہیں

حشر میں لائقِ تکریم وہ بندے ہوں گے
نام لیواؤں کا ان کے جو ادب کرتے ہیں

شاعری اپنی تو محمودؔ فقط ہے اتنی
روح کہتی ہے، ادا نعت کو لب کرتے ہیں

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نعوتِ مصطفیٰ ﷺ گائے وفورِ شوق میں
وہ سرودِ عافیت پائے وفورِ شوق میں

اس کو حاصل ہو کفالت سرورِ کونین ﷺ کی
جو مدینے میں پہنچ جائے وفورِ شوق میں

یادِ طیبہ، ذکرِ آقا ﷺ میں مگن رہتے ہوئے
میں بھی آ پہنچا ہوں دنیائے وفورِ شوق میں

مستیٔ حبِّ حبیبِ کبریا ﷺ کو پائے گا
پینا چاہے گا جو مینائے وفورِ شوق میں

جس بھی بخت آدمی کو مغفرت کی ہو طلب
مدحتِ سرکار ﷺ اپنائے وفورِ شوق میں

دنیا و عقبیٰ کی ہر نعمت جسے درکار ہو
ہاتھ ان ﷺ کے در پہ پھیلائے وفورِ شوق میں

قادری ممتاز زندہ باد! جس نے کر دیا
کارنامہ ایک انشائے وفورِ شوق میں

لطفِ آقا ﷺ کا اگر محمودؔ خواہش مند ہے
راہِ طاعت لے تمنائے وفورِ شوق میں

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سر پر یہ درودِ مصطفیٰ ﷺ کا سائباں
ہے عنایات و عطائے کبریا کا سائباں

چھا گیا مدح و ثنائے سرورِ کونین ﷺ سے
جسمِ بے توقیر پہ حسنِ بقا کا سائباں

ہوں گا میں اُس وقت آسودہ بقیعِ پاک میں
جب لپیٹے گا خدا صبح و مسا کا سائباں

ہو گا فضلِ مصطفیٰ ﷺ سے حشر میں سایہ کناں
عاصیوں پر رحمتِ رب کی گھٹا کا سائباں

اس میں ہم برپا کریں گے محفلِ نعتِ نبی ﷺ
جب تنے گا آخرش روزِ جزا کا سائباں

مل گئی خوشنودیٔ سرکار ﷺ جس کو چھا گیا
سر پہ اس خوش بخت کے، رب کی رضا کا سائباں

جس میں اقوالِ پیمبر ﷺ کی سکینت پاؤ گے
ہے فرامین و قوانینِ خدا کا سائباں

جو محافظ حُرمتِ سرور ﷺ کے ہیں، مرتے نہیں
ورنہ ہے سب کے لیے قائم فنا کا سائباں

روح میں اترے گی ٹھنڈک مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کی
سر پہ جب محمودؔ کے ہو گا قضا کا سائباں

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ محبوبِ ربِّ پاک ﷺ سے سرشار دل
کرتا ہے طیبہ سے اپنے پیار کا اظہار دل

ہے حقیقت میں وہی اک محرمِ اَسرار دل
حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کو جو رہے تیّار دل

طیبہ میں تھا دھڑکنوں کے ساتھ رقصِ خوش دلی
تھا یہاں آنے سے پہلے در پئے آزار دل

جب ہُوا دیدِ قدومِ مصطفیٰ ﷺ سے فیض یاب
میں تو خفتہ تھا مگر میرا رہا بیدار دل

ذاکرِ سرکار ﷺ ہونا ہے تجھے تو یاد رکھ
صاحبِ کردار جاں ہو، صاحبِ کردار دل

جب چلا طیبہ کو تو اس پر تھا ظلمت کا اثر
واپسی پر لے کے آیا ہوں میں پُر انوار دل

اور تو محبوب خالق کا نہیں ہے کوئی بھی
کیوں نہ ہو غیرِ پیمبر ﷺ سے مرا بیزار دل

راز یہ اِفشا ہُوا اہلِ وِلا پر دین کا
حُبِّ سرور ﷺ ہی نہ ہو جس میں، وہ ہے بیکار دل

اِس کو بھی تسکینِ روح و جاں کی دولت دیجیے
پایا ہے محمودؔ نے جب طالبِ دیدارِ دل

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اتنا اثر مدینے کی آب و ہوا کا تھا
ہم کو یقیں حبیبِ خدا ﷺ کی عطا کا تھا

محبوبِ کبریا ﷺ نے جو اپنا بنا لیا
اعزاز یہ بھی ایک ہماری خطا کا تھا

نورِ ازل جو مظہرِ کامل پہ چھا گیا
قوسوں کا قُرب حُسن تھا تو دائرہ کا تھا

اَخلاقِ مصطفیٰ ﷺ پہ اثر تھا غفور کا
جو نور سارے متن پہ تھا، حاشیہ کا تھا

اپنی عطا بڑھائی اور قبلہ بدل دیا
اللہ کو خیال نبی ﷺ کی رضا کا تھا

وردِ درود سے رہی اپنی زبان لال
اپنا یہی وظیفہ صباح و مسا کا تھا

"الصّٰلِحُوْنَ لِیْ" تھا ہمیں یاد حشر میں
عصیاں کے باوجود نہ ڈر کچھ سزا کا تھا



جس نے مجھے رکھا ہے نبی ﷺ کا مدح گو
وہ میرا فیصلہ تو بہت ابتدا کا تھا

ایمان بھی مدینے میں اس نے گنوا دیا
وہ شخص جس کا ساتھ وہاں بھی انا کا تھا

سرکار ﷺ کے حضور رسا التجائیں تھیں
بندے پہ یہ کرم تھا تو "صلِّ علیٰ" کا تھا

محمودؔ نے جو دیدۂ تر سے کہی تھی نعت
اس پہ اثر دیارِ رسولِ خدا ﷺ کا تھا

قلبِ مضطر کو تُو مائل بہ توانائی رکھ
قریۂ سرور و سرکار ﷺ کا شیدائی رکھ

کوئی اندوہ ملے یا کہ مسرت آئے
خود کو ہر حال میں تو مادحِ آقائی ﷺ رکھ

اپنے آقا ﷺ کی شفاعت کی اگر خواہش ہے
خود کو تدفینِ مدینہ کا تمنائی رکھ

اس حوالے سے تعلق کی بھی اہمیت ہے
نعتِ سرورِ عالم ﷺ سے شناسائی رکھ

☆☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو شاعر ہے تُو، آقا ﷺ کا ثنا خواں بھی ہے
تیرا اُسلوب مگر شان کے شایاں بھی ہے ؟
روح بھی نورِ پیمبر ﷺ سے ہے تاباں اپنی
اک دیا اُنس کا پلکوں پہ فروزاں بھی ہے
راہ میزاں کے فرشتے ہی نہیں دیکھتے اُس کی
منتظر مادحِ سرکار ﷺ کا رِضواں بھی ہے
منزلِ طاعتِ سرور ﷺ کو چلو تو یارو!
راہ مُشکل تو نظر آتی ہے، آساں بھی ہے
اپنی آنکھیں بھی مدینے کی نگاہوں میں ہیں
دیکھتا ہے کہ کوئی ہجر میں گریاں بھی ہے
خواہشِ دیدِ مدینہ تو ہے خواہش سب کی
دفنِ طیبہ کا کسی جسم کو ارماں بھی ہے ؟
حشر میں پوچھیں گے ہر ایک سُخن گُستر سے
تیرے ہاتھوں میں کوئی نعت کا دیواں بھی ہے ؟



بعثتِ آقائے عوالم کی، ظہورِ سرور ﷺ
ہم مسلمانوں پہ اللہ کا احساں بھی ہے
مختلف رنگ جہاں بھر میں نظر آتے ہیں
رنگِ اُخضر ہے جو دنیا میں نمایاں بھی ہے
کہتے تو رہتے ہو آقا ﷺ کی ثنا میں محمودؔ
بات الفت کی تو ہے، عجز کا ساماں بھی ہے ؟

درودِ سرورِ عالم ﷺ کا عامل
جو ہے، اس پہ ہے جنّت آپ مائل
مسلمانانِ پاکستان کے قاتل
بزعمِ خویش ہیں ملّت میں شامل
کیا جب استغاثہ مصطفیٰ ﷺ سے
ہوئی آسان ہر بندے کی مشکل
تعلق جن کا ہے آقا ﷺ کے در سے
کیے جائیں گے وہ جنّت میں داخل
رضاؔ و جامیؔ و اقبالؔ، سب ہیں
گلستانِ مدینہ کے عنادِل

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچا ہے مکّہ جو مگر طیبہ گیا نہیں
رب کا وہ کیسے ہے جو نبی ﷺ کا ہُوا نہیں

تابندگی سے اس کا علاقہ ذرا نہیں
گردِ مدینہ سے اگر چہرہ اَٹا نہیں

اس کی پہنچ نہ ہو گی خدائے کریم تک
وہ جو درِ حبیبِ خدا ﷺ تک رسا نہیں

آقا حضور ﷺ نے یہ بتایا جہان کو
سجدہ کسی کو رب کے علاوہ روا نہیں

محبوب سے تو کچھ بھی چھپاتا نہیں مُحِب
کیا ہے جو رب نے اپنے نبی ﷺ کو دیا نہیں

فرقِ زمیں پہ عظمتوں کے تاج کی طرح
دستارِ ارض کیا یہی گنبد ہرا نہیں

مرقوم ہے کلامِ خدائے کریم میں
خالق کے بعد کوئی نبی ﷺ سے بڑا نہیں



کرتا ہوں پیش اپنے نبی ﷺ کے حضور روز
میری گزارشوں کی کوئی انتہا نہیں

سر کی طرح سے اس کا بھی ہے اختصاص یہ
حرمین کے علاوہ کہیں دل جھکا نہیں

فضلِ حضور ﷺ کے ہوں میں سائے میں اس طرح
سر میں اَنا نہیں ہے تو دل میں ریا نہیں

ہر لمحۂ حیات مِرا اس پہ دالّ ہے
سرکار ﷺ کے کرم کی کوئی انتہا نہیں

آقا حضور ﷺ سے جو میں ہوتا ہوں ملتجی
تدفینِ طیبہ کے سوا کچھ مُدّعا نہیں

محمودؔ ہے وظیفۂ اہلِ ولا یہی
"صلِّ علیٰ" نہیں تو کوئی اِتّقا نہیں

---

جان جاؤ گے محبت کی حقیقت دوستو!
رہنمائی لو اگر تم مصطفیٰ ﷺ کے دور سے
خواہشیں لے جانا سطحِ مرتفع پر بے دریغ
استفادہ کر سکو تم جو حرا سے، ثور سے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آتا نہیں ہے شہرِ نبی {ﷺ} کا خیال کب
سُنتا ہے دیکھیں دل کی مرے ذُوالجلال کب
ٹوٹے گا اہلِ کفر کا سرکار {ﷺ}! جال کب
عفریتِ ظلم و جَور کو ہوگا زوال کب
دستِ عطا نبی {ﷺ} کا ہے ہر وقت کام پر
کب دیکھتا ہے بندہ کرے گا سوال کب
بے مثل و بے نظیر جو تخلیقِ رب تھے وہ
امکان میں رہی کہاں اُن کی مثال کب
شعروں میں ہو مقامِ نبی {ﷺ} کی نشاں دہی
ایسا ہُوا نصیب کسی کو کمال کب
اِفراط اور تفریط کے رستوں کو چھوڑ کر
سرکار {ﷺ}! لوگ لیں گے رہِ اعتدال کب
یوں تو ہیں اُن کے اُمّتی ہونے کے مُدّعی
جائے گی دل سے الفتِ مال و منال کب
کب جانے پا سکوں گا میں مٹی بقیع کی
قسمت میں ہو سکے گا یہ حُسنِ مآل کب
ہم اُمّتِ حضور {ﷺ} میں ہیں ہو گا آخرش
ناکردہ کاریوں پہ ہمیں اِنفعال کب

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ محبّتِ سرکار {ﷺ} سے گزرتے ہوئے
چلا تو میں بھی تھا شہرِ نبی {ﷺ} کو ڈرتے ہوئے
جو مَیں نے دیکھا تھا گنبد کو سامنے اپنے
تو میں نے پایا تھا اَعصاب کو بکھرتے ہوئے
مجھے ہے سخت تعجّب ذرا نہیں ڈرتے
قدم زمینِ مدینہ پہ لوگ دھرتے ہوئے
خدا کا شکر ملی حمد کی مجھے توفیق
رقم نُعُوتِ نبیٔ کریم {ﷺ} کرتے ہوئے
کبھی نظر میں چراگاہِ طیبۂ اقدس
ہِرَن تخّن کا جو دیکھا وہاں پہ چرتے ہوئے
مرے قریب کھڑا ہو گا لازماً رضواں
جو میرے لب پہ ہو نعتِ حضور {ﷺ} مرتے ہوئے
لگاؤ نعرہ رسالت کا تم اگر دل سے
تو پاؤ لشکرِ دشمنِ نبی {ﷺ} کو ہَرتے ہوئے
خدا کے ہاں ہُوئے مقبول اُنس کے جذبے
حروفِ نعتِ پیمبر {ﷺ} میں میرے برتے ہوئے
مدینے پہنچیں گے محمودؔ لازماً ہم بھی
چلے ہیں دم تو حبیبِ خدا {ﷺ} کا بھرتے ہوئے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سمجھتا ہوں کہ یہ تھیں آندھیاں سوغات کی
مجھ پہ طیبہ میں تھی بارش بھاگواں ذرّات کی
مثّن ہو گر سیرتِ سرکار ﷺ کی تقلید میں
رنگ لائیں گی ہماری سُرخیاں جذبات کی
عظمتِ انساں کو آقا ﷺ نے عطا کی روشنی
ہو گئیں حرفِ غلط سب پستیاں ظلمات کی
زندگی انسان کی کر دی سکینت آشنا
حکمِ آقا ﷺ نے اُکھاڑیں سُولیاں آفات کی
شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں ملی ہیں ٹھنڈکیں
ہم نے جھیلی تھیں بہت سی گرمیاں حالات کی
تب مزا ہے، جب شبانہ روز ہو ذکرِ نبی ﷺ
سر کیے جاتے ہیں یوں تو گھاٹیاں دن رات کی
لائقِ تکریم ہے آلِ پیمبر ﷺ بے گماں
ذاتِ احقر کی رہی ہے قدرداں سادات کی
راہِ طیبہ جب بھی لی محمودؔ میں نے ذوق سے
کب چُبھیں پاؤں میں میرے کرچیاں صدمات کی

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی در لیتا نہیں سرکار ﷺ کے در کی جگہ
سنگِ دربارِ پیمبر ﷺ ہی پہ ہے سر کی جگہ
شہرِ خلّاقِ دو عالم کے علاوہ دوستو
لے نہیں سکتا ہے کوئی شہر سرور ﷺ کی جگہ
قُبّہ و مینارِ آقا ﷺ کا نظارہ حبّذا!
آنکھ کی پُتلی پہ رکھنا ایسے منظر کی جگہ
بھیگا دل روشن ہُوا آقا ﷺ کا روضہ دیکھ کر
سنگ لے سکتا نہ تھا قلبِ منوّر کی جگہ
مسجدِ سرکار ﷺ کو دیکھوں تو آتا ہے خیال
ہوتے تھے نوکیلے پتّھر سنگِ مرمر کی جگہ
سامنے عُتبہ کے دیکھا میں نے اک جمِّ غفیر
جس میں مجھ کو بھی مقدّر نے میسّر کی جگہ
میں سُنہری جالیوں میں جھانکنے کی سوچتا
رفت جو ہوتی دُور ہیں اس دیدۂ تر کی جگہ
دیکھ کر محمودؔ کو ہاتف پُکارا زور سے
جنّت الفردوس ہے اُن ﷺ کے سخنور کی جگہ

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شافعِ عصیاں شعاراں دوسرا کوئی نہیں
اپنا آقا ﷺ کے سوا تو آسرا کوئی نہیں

عظمتِ محبوبِ رب ﷺ کی انتہا کوئی نہیں
انبیاؑ تک میں محمد ﷺ سے بڑا کوئی نہیں

میرے آقا' سرور و سرکارِ عالم ﷺ کے سوا
بعدِ خالق لائقِ مدح و ثنا کوئی نہیں

ہے درودِ مصطفٰی ﷺ حلِّ مسائل کی کلید
جو نہ اس سے حل ہو' ایسا مسئلہ کوئی نہیں

ابتدا اور انتہا مدحِ رسول اللہ ﷺ کی
خالقِ کُل کے سوا باضابطہ کوئی نہیں

معرفت رب کی نبی ﷺ کی معرفت پائیں گے سب
اور اس منزل کو یارو' راستہ کوئی نہیں

پاؤں تدفینِ بقیعِ شہرِ آقا ﷺ کا شرف
میرا تو اس کے علاوہ مُدعا کوئی نہیں

اس حقیقت تک رسا محمودؔ آخر ہو گیا
آبِ طیبہ کے سوا آبِ بقا کوئی نہیں

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اپنی طرف آقا و مولا ﷺ نے نظر کی
دنیائے خطا میری وہیں زیر و زبر کی

خدمت میں ہُوں مدّاحِ سرور ﷺ کے شجر کی
محشر میں توقع ہے مجھے اس کے ثمر کی

اللہ رے! سرکار ﷺ کے مسکن کی محبت
طیبہ میں تو یادیں بھی نہیں آتی ہیں گھر کی

آنکھیں ہیں کہ مقصورہ سے ہٹتی ہی نہیں ہیں
لپٹا رہے چوکھٹ سے' تمنّا ہے یہ سر کی

معراج کی شب ان پہ قدم آپ ﷺ کے آئے
خوش بختی یہ تاروں کی تھی' قسمت تھی قمر کی

منظور ہُوئی قریۂ سرکار ﷺ میں رِقّت
اس جا تو پزیرائی ہے آنکھوں کے گُہر کی

ہیں نور جو آقا ﷺ تو ہے تابندگی ان سے
وہ خیرِ بشر ہیں تو یہ عظمت ہے بشر کی

محمودؔ نے خلّاقِ دو عالم کے کرم سے
مدّاحِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں بسر کی

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں انفاس کی جتنی ملی خالق سے مہلت ہے
نثارِ حفظِ ناموسِ نبی ﷺ کرنا ہی غیرت ہے
جسے حاصل مدیحِ آقا و مولا ﷺ کا خلعت ہے
اسی کو بارگاہِ سرورِ عالم ﷺ سے نسبت ہے
سرِ حشر آئے گی جو کام، وہ اُن کی شفاعت ہے
زبانِ احقرِ خلق الصّمد پر جن کی مدحت ہے
مجھے کچھ اس سے بڑھ کر اور جنّت کی نہیں خواہش
سرہانے کی طرف آقائے عالمؐ کے جو جنت ہے
جونہی نامِ نبی ﷺ سنا تو اپنا سر جھکا دینا
یہی جذبات ہیں، محشر میں جن کی قدر و قیمت ہے
مرا حُسنِ عقیدت خاص ہے دونوں مقاموں سے
اُدھر مکّہ کی حُرمت ہے، اِدھر طیبہ کی حُرمت ہے
یہی تقلیدِ خالق ہے، یہی معراجِ انسانی
ہمارے واسطے وردِ درود پاک حُجّت ہے



جو اس میں غور کرنے کی سعادت پا سکے بندہ
نبی ﷺ کی مدح میں قرآن کی ہر ایک آیت ہے
محبّت رب سے، مخلوقِ خدا سے، سرورِ دیں ﷺ سے!
وہ زیرِ لطفِ آقا ﷺ ہے، محبّت جس کی فطرت ہے
پئیں قدمینِ نبی ﷺ کی سمت پاؤں دفن کی عزّت
دعا ہے ربِّ عالم سے یہی، یہ دل کی حسرت ہے

ہو کے مسرور درود آقا ﷺ پہ پڑھتا جاؤں
حرفِ تغلیط ملے رنج و محن کو یا رب!
میرے سرکار ﷺ حضوری کی اجازت دے دیں
ہو پذیرائی عطا میری لگن کو یا رب!
اس کو اعجازِ قبولیتِ آقا ﷺ مل جائے
دینا اعزاز مرے عجزِ سُخن کو یا رب!
حشر تک پڑھتا چلا جاؤں نعوتِ سرور ﷺ
یہ سعادت تو دیے رکھنا دہن کو یا رب!
واسطہ تجھ کو میں دیتا ہوں نبی ﷺ کا، کر دے
عزّت و وقر عطا میرے وطن کو یا رب!

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی پلکوں پہ عقیدت کو سجاتے رہنا
ہجرِ طیبہ میں یہی دیپ جلاتے رہنا

رب کے محبوب ﷺ کی درگاہ پہ آتے رہنا
اپنی گردن کو اسی در پہ جھکاتے رہنا

قلب میں جس نے بٹھا لی ہے محبت ان کی
اس کی قسمت میں نہیں رنج اٹھاتے رہنا

قریۂ سرورِ کونین ﷺ کو جانا ہر بار
جھولیاں بھر کے درِ شاہ ﷺ سے لاتے رہنا

نعرہ توقیرِ پیمبر ﷺ کا لگاتے جانا
دھاک یُوں ان کے معاند پہ بٹھاتے رہنا

واقعے سیرتِ سرکار ﷺ کے پڑھتے پڑھتے
اپنے جذبات کو اشعار بناتے رہنا

تذکرہ ان کی شفاعت کا کیا کر واعظ!
یہ بھی کیا کام ہے، لوگوں کو ڈراتے رہنا



سننے کو سنتے چلے جانا سوالات ان کے
اور فقط نعت نکیروں کو سناتے رہنا

پکڑے جائیں گے برِ حشر کیے پر بندے
کام سرکار ﷺ کا ہے، ان کو چھڑاتے رہنا

گھر سے باہر بھی درود آقا ﷺ پہ پڑھنا دل سے
گھر میں بھی محفلِ میلاد مناتے رہنا

کہنا محمودِ خطاکار! نبی ﷺ کی نعتیں
اشکِ شرمندگی آنکھوں سے بہاتے رہنا

---

محبوب ﷺ ملنے کیلیے اپنے حبیب کو
آگے چلے گئے مہ و اختر کو چھوڑ کر

ہونٹوں پہ مسکراتی نہیں ہے کوئی خوشی
آیا ہوں جب سے شہرِ پیمبر ﷺ چھوڑ کر

روتا تڑپتا ہی نظر آیا ہر ایک کو
جب بھی چلا کوئی درِ سرور ﷺ کو چھوڑ کر

جس میں ہزاروں نعتیں بھری ہیں لکھی ہوئی
محشر کو جاؤں کیسے اس دفتر کو چھوڑ کر

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائیں خواب میں بھی سیدی ﷺ کبھی
ہو تا کہ زندگی مری غم سے بری کبھی

"صلِ علیٰ" کو دل میں بسایا ہے آخرش
پہلے تو زندگی ہی نہ تھی زندگی کبھی

جذباتِ دل کو میں نے انڈیلا ہے شعر میں
کی ہی نہیں ہے نعت میں خانہ پُری کبھی

دنیا میں جتنے بھیجے گئے اور انبیاؑ
تھے عہد گر کبھی تو ہوئے مقتدی کبھی

ملّت کی حیثیت سے ہمارا وقار تھا
حکمِ نبی ﷺ سے ربط جو تھا باہمی کبھی

میں نے یہ پایا شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں
کام آئی بات کرنی کبھی، خامشی کبھی

جن لوگوں کے لبوں پہ نہ ذکرِ حضور ﷺ تھا
ایسوں سے تو رکھی ہی نہیں دوستی کبھی



اپنی مُواجہہ پہ حضوری تھی کل عجب
اشکوں نے کر دی بات، جو تھی اَن کہی کبھی

فضلِ نبی ﷺ سے میرا ہے گھر بھرا ہُوا
اپنے قریب آئی نہیں مفلسی کبھی

ہم کو ہنساتی بھی رہی طیبہ میں خُرمی
اشکوں بھری رہی ہے ہماری خوشی کبھی

میری خطائیں حرفِ غَلَط یوں بھی ہو گئیں
کچھ کم عطا رہی نہیں سرکار ﷺ کی کبھی

حُبِّ رسولِ پاک ﷺ میں پائے ہیں رہنما
نعمان بوحنیفہؒ کبھی، شافعیؒ کبھی

ہم نے درِ حضور ﷺ سے محمودؔ عمر بھر
پائی نہیں کسی بھی طرح کی کمی کبھی

---

حقیقت ہے مگر یہ فقر بھی خود اختیاری تھا
بندھے تھے جنگِ خندق میں نبی ﷺ کے پیٹ پر پتھر

وہ جو سرکارِ ہر عالم ﷺ کی اُلفت کے نہیں داعی
نبی ﷺ سے پیار کا جذبہ نہ ہو تو ہے بشر پتھر

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے درودِ مصطفیٰ ﷺ جس کا وظیفہ صبح و شام
ہو رہا ہے وہ تصوّر میں نبی ﷺ سے ہم کلام

جم گئیں جس کی نگاہیں عتبۂ سرکار ﷺ پر
وہ فرشتوں کی نظر میں پائے گا اعلیٰ مقام

دیکھتی رہ جائے گی آتشِ جہنّم کی تجھے
دامنِ سرکارِ ہر عالم ﷺ لیا جو تو نے تھام

زندگی کے سارے شعبوں کے لیے ہے رہنما
ہر طرح سے ہے مکمل سرورِ دیں ﷺ کا نظام

عفو کی اسناد بعدِ فتح ان کو دی گئیں
چاہتی تھیں جن کی حرکاتِ قبیحہ انتقام

جو کیا کرتا ہے ذکرِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ
مَیں کیا کرتا ہوں ایسی شخصیت کا احترام

حلقہ پہلے تو درود و نعت کا قائم کرو
دست بستہ اختتامِ بزم پر کرنا قیام

تھا پسندِ خاطرِ رحمان و ارحم بے گماں
لامکاں کے قصر میں سرکارِ دوراں ﷺ کا خرام

یہ خصوصیّت ہے محمودِ سخن گو کی کہ ہے
اشہبِ تخییل کی نعتوں کے ہاتھوں میں زمام

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عنایات و عطایا ہیں گدا پر
توجّہ ان کی ہے ہر التجا پر

تھا عکسِ آئنہ بھی آئنہ پر
یہی پردہ تھا رب کے تخلیہ پر

مواقع ہیں کئی ایسے کہ ان میں
رہا راضی خدا ان ﷺ کی رضا پر

ہمیں روزِ جزا کا خوف کیسا
بھروسا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ پر

فرشتوں نے بھی حاوی ہوتی پائی
عطا سرکار ﷺ کی میری خطا پر

مقامِ ”غازی علم الدینؒ“ دیکھو
فنا آخر ہوئی منتج بقا پر

جو دل سے عاملِ ”وصلّ علیٰ“ ہے
ملی فوقیّت اس کو پارسا پر

جہانوں کے تھے گرچہ آپ حاکم
بچھونا آپ کا تھا بوریا پر

معانق مجھ سے ہو شہرِ نبی ﷺ میں
یہی تو قرض ہے میرا قضا پر

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیے محبتِ سرکار ﷺ کے جلائے ہوئے
مدینے پہنچے تھے ہم اپنا سر جھکائے ہوئے
قدم حضور ﷺ نے اک رات ان پہ رکھے تھے
اسی لیے تو ستارے ہیں کھلکھلائے ہوئے
یہاں سے ملتی ہے ان کو تو بے طلب ہر شے
جو آئے طیبہ میں سرکار ﷺ کے بُلائے ہوئے
سروں میں سودا بھی پایا ہے شہرِ سرور ﷺ کا
دلوں میں بھی ہیں رسولِ امیں ﷺ سمائے ہوئے
جو پہنچے عتبۂ سرکارِ ہر دو عالم ﷺ پہ
گزارشات کو آنکھوں پہ تھے سجائے ہوئے
نبی ﷺ ہیں مومنوں کے واسطے رؤف و رحیم
ہم ان کے لطف کو آخر ہیں کیوں بھلائے ہوئے
مَیں سیخ پا ہوا تخفیفِ شانِ آقا ﷺ پہ
اس ایک بات پر اپنے سبھی پرائے ہوئے
خدا کے حکم پہ محمودؔ سال میں دو بار
چلے مدینے کو قصرِ انا کو ڈھائے ہوئے

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کو جانے کے واسطے
خالق کو دو نبی ﷺ کے زمانے کے واسطے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ میں دوستو!
آؤ زرِ خلوص لٹانے کے واسطے
پینے کو آبِ طیبہ عطا رب نے کر دیا
طیبہ کا غم ملا جو تھا کھانے کے واسطے
سرکار ﷺ! آپ کے ہیں کچھ ایسے بھی اُمتی
جن کی ہے زیست زر کے خزانے کے واسطے
میرے حضور سرورِ کونین ﷺ نے مجھے
بادِ صبا کو بھیجا بُلانے کے واسطے
خوشنودیٔ نبی ﷺ کی جگہ سعی کیوں کریں
اپنی جگہ بہشت میں پانے کے واسطے
آقا حضور ﷺ! آپ کی اُمت کو ہر جگہ
دُنیا تُلی ہوئی ہے ستانے کے واسطے
محمودؔ میری اپنے خدائے کریم سے
منت ہے شہرِ آقا ﷺ کو جانے کے واسطے

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکارِ کائنات ﷺ کے احسان کم نہیں
شکلِ نبی ﷺ میں رحمتِ رحمان کم نہیں

بُعدِ مدینہ سے میں پریشان کم نہیں
دل میں حضوری کے ہرے ارمان کم نہیں

بندہ گناہوں پر جو پشیمان کم نہیں
محبوبِ کبریا ﷺ کا بھی فیضان کم نہیں

گنتی بڑھاتے جاؤ درودِ حضور ﷺ کی
شہرِ نبی ﷺ پہنچنے کے امکان کم نہیں

تم رشتہ اپنا ذکرِ نبی ﷺ سے نہ توڑنا
کافی اگر ہے درد تو درمان کم نہیں

کتنے ہیں حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ پر نثار
دنیا میں نام کے تو مسلمان کم نہیں

لطفِ نبی ﷺ پہ شعرِ تشکّر نہیں ہُوا
ویسے تو میرے نعت کے دیوان کم نہیں



وردِ درود، نعتِ نبی ﷺ، حمدِ کبریا
عزمِ مدینہ کے لیے سامان کم نہیں

میزاں پہ وزن ہے تو پیمبر ﷺ کی نعت کا
ویسے تو دہر بھر میں سخندان کم نہیں

اَحکامِ پاکِ سرورِ عالم ﷺ نہ مان کر
ہم جو بھگت رہے ہیں، وہ بُحران کم نہیں

آقا حضور ﷺ! اس کی بھی توبہ قبول ہو
عصیاں شعار بندہ پشیمان کم نہیں

محمودؔ شانِ آقا و مولا ﷺ کی بات کیا
ان کے تو نام لیوا کی بھی شان کم نہیں

رسولُ اللہ ﷺ کی الفت کے جذبے
یہی کام آئیں گے کل سچّے جذبے

زباں پر لا سکو جب اپنے جذبے
چلو شہرِ نبی ﷺ کو لے کے جذبے

قدومِ مصطفیٰ ﷺ جس میں نظر آئے
اسی سینے میں جاگے اپنے جذبے

☆☆☆☆☆
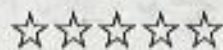
# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگایا ہے ہمیں مدحِ نبی ﷺ نے کام پر ایسا
قبولِ رب ہے، ہر اک شعر لکھا معتبر ایسا
نبی ﷺ نے عام کی وحدانیت خلاقِ عالم کی
جہانِ کفر و ظلمت کر دیا زیر و زبر ایسا
جو تھے اصحابِ پیغمبر ﷺ، جو اہلِ بیت تھے ان کے
نہ کوئی معتبر ایسا، نہ کوئی دیدہ ور ایسا
نہیں جس شخص کے لب پر درودِ پاک کی کثرت
دل اس بندے کا تو پایا گیا گویا کھنڈر ایسا
ثمر جس پر رسولِ پاک ﷺ کی مدحت کے لگ جائیں
لگاؤ روح کے صحرا میں بھی لوگو! شجر ایسا
بچا کر آنکھ میزاں سے، چلے جاؤ گے جنّت کو
درودِ پاک کا پاؤ گے محشر میں اثر ایسا
ملے گی جنّتُ الفردوس میں اچھی جگہ تم کو
تمھیں رضواں نبی ﷺ کی مدح کا دے گا ثمر ایسا



نہ انگشتِ نبی ﷺ سے جب تلک پائی تھی تابانی
نہیں تھا روشن و تاباں و رخشندہ قمر ایسا
حضوری جس کو حاصل ہو گی سرکارِ مدینہ ﷺ کی
ہری آنکھوں سے مجبوری میں ٹپکے گا گہر ایسا
کہ اب ہر سال بلوایا مجھے جاتا ہے طیبہ میں
نوّاسی میں ہوا شہرِ پیمبر ﷺ کا سفر ایسا
میں ناعت ہوں پیمبر ﷺ کا، جہنم کس لیے پاؤں
ہوں عاصی تو، مگر دل میں نہیں ہے کوئی ڈر ایسا
جو کر دے مجتمع سرکار ﷺ کی اُمّت کی بھیڑوں کو
ملے سرکار ﷺ! ہم سے عاصیوں کو چارہ گر ایسا
پسندِ خاطرِ سرکارِ ہر دو کون ﷺ ہو جائے
عطا محمودؔ کو کر دے خدایا! تو ہنر ایسا

دنیا کے لگے پیچھے تو پھر کیسی تشفّی
طیبہ ہی میں پہنچو گے تو پھر ہو گی تشفّی
مدّاحِ آقا ﷺ سے بھی ملتا ہے سکوں کچھ
ہے طاعت و تقلیدِ نبی ﷺ پوری تشفّی

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تھا نبوّت کے تسلسل کا نبی ﷺ پہ اختتام
آتا ان کے بعد کوئی بھی نبی، ممکن نہ تھا
انبیاؑ نے عہد میں مانی تھی ان کی اقتدا
ہوتے سرکارِ دو عالم ﷺ مقتدی، ممکن نہ تھا
جب خزائن مالکِ عالم نے اُن کو دے دیے
ہوتا ان سے بڑھ کے کوئی بھی سخی، ممکن نہ تھا
اسمِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ کا ورد جب کرتے رہے
لطفِ رب ملتا نہ ہم کو اس گھڑی، ممکن نہ تھا
گر کرم کرتی نہ آقا ﷺ کی شفاعت کی نظر
روزِ میزاں عاصی ہو جاتے بری، ممکن نہ تھا
سامنے آیا جونہی مقصورۂ عالی کا حسن
میری آنکھوں میں نہ آجاتی نمی، ممکن نہ تھا
ہم تھے خاطی اور خاطی سرورِ عالم ﷺ کے تھے
لطف فرماتے نہ ہم پر سیّدی ﷺ، ممکن نہ تھا
ذکرِ آقا ﷺ سے رہی مختص مری مشقِ سخن
مجھ سے ہوتی غیر کی مدحت کبھی ممکن نہ تھا
لطف فرماتے نہ گر محمودؔ پر اس کے نبی ﷺ
آگہی کا اس سے ربطِ معنوی ممکن نہ تھا

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بندہ مائل ہو جب بندگی کی طرف
منہ ہو سرکار ﷺ کی پیروی کی طرف
دیدِ قُبّہ کے اعجاز کی خیر ہو
چشم مائل رہی ہے نمی کی طرف
جب سے ہو آیا ہوں شہرِ سرکار ﷺ سے
لوٹ کے آیا ہوں میں زندگی کی طرف
"نفسی نفسی" کی آوازوں کے شور میں
سب نگاہیں اُٹھیں گی نبی ﷺ کی طرف
شائبہ بھی تمازت کا ہو تو چلو
ان کے گنبد کی چھاؤں گھنی کی طرف
کس گنہگار کو چھوٹ کتنی ملے
دیکھیں گے سب مَلَک سیّدی ﷺ کی طرف
حکم عدولی نبی ﷺ کی ہمیں لے گئی
اپنی بد ذوقیوں سے بدی کی طرف
جب نہیں چلتے آقا ﷺ کے اَحکام پر
چل پڑے گویا ہم خود کشی کی طرف
حفظِ ناموسِ آقا ﷺ میں محمودؔ جی
چلنا تم جاوداں زندگی کی طرف

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت ہے میرا ہنر حمدِ خدا ہے میرا فن
اس سے میں بڑھتا نہیں فضلِ خدا سے مطلقاً
بزمِ میلادِ نبی ﷺ یا نعت کی ہو انجمن
ان سے دوری کو سمجھنا دوستو! دیوانہ پن
حفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ ہے زندگی
اس حوالے سے یقیں ہے ساتھ، کیا تخمین و ظن
ہو رہی ہیں کائناتیں جس سے ساری مستفید
ہے مدینے میں سخاوت کا سمندر موجزن
سر کیا محسوس میں نے آسمانوں سے بلند
جب بُلاوے کی خبر پائی تھی میں دفعتاً
کاروبارِ رہزنی ملکی سیاست ہو گئی
بن گئے ہیں رہنما سرکار ﷺ! سارے راہ زن
شہرِ طیبہ میں جو کیں نعتیں رقم محمودؔ نے
کاغذی گویا درِ آقا ﷺ پہ پہنا پیرہن
دوستی محمودؔ سے رکھنے کی ہے خواہش اگر
دل سے مدّاحِ حبیبِ خالقِ کونین ﷺ بن

☆☆☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی ہم در پہ پیمبر ﷺ کے صدا دیتے ہیں
ہم کو سرکار ﷺ طلب سے بھی سوا دیتے ہیں
بندے جو عتبہ پہ سر اپنا جھکا دیتے ہیں
ان کی توقیر نبی ﷺ آپ بڑھا دیتے ہیں
یوں بھی سرکار ﷺ عقیدت کا صلہ دیتے ہیں
خواب ہیں آ کے بُصیریؒ کو رِدا دیتے ہیں
زندگی میں یہی محسوس کیا ہے میں نے
اپنی توصیف کی سرکار ﷺ جزا دیتے ہیں
دل میں جس شخص کے پاتے ہیں پیمبر ﷺ چاہت
شہر اسے اپنا نبی ﷺ آپ دکھا دیتے ہیں
حرفِ "اَلطّالِحُ لِیْ" یاد جسے ہوتا ہے
اس کی بخشش کی نوید اس کو سنا دیتے ہیں
آقا ﷺ دربار میں آنے کی اجازت دے کر
گویا فردوس کی خود راہ سُجھا دیتے ہیں
اس میں محمودؔ نہیں دوسری رائے کوئی
ہم کو سرکار ﷺ خدا ہی کا دیا دیتے ہیں

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رابطہ ہے اولیاءؒ سے، مصطفیٰ ﷺ سے رابطہ
اس لیے رکھتا رہا ہوں صوفیہ سے رابطہ

تھی شب اسرا رجب کے ماہ کی وہ ایک رات
جس میں تھا آئینہ گر کا آئنہ سے رابطہ

وہ بفضلِ کبریا بندہ ہدایت یاب تھا
جس کا قائم ہو گیا شمسِ ہدیٰ سے رابطہ

مل گئے جب اس کو پُر وردِ درودِ پاک کے
خود اجابت نے کیا میری دعا سے رابطہ

رابطہ شہرِ رسولِ حق ﷺ سے رکھنے کے لیے
میرا رہتا ہے سدا قائم صبا سے رابطہ

خودِ رسا ہو کر مدینے، یا وہاں کی یاد سے
رکھنا شہرِ پاک کی آب و ہوا سے رابطہ

اُمتی سچے رسولِ محترم ﷺ کے ہو اگر
مت رکھو اپنی انا سے یا ریا سے رابطہ



میری سب بیماریاں شہرِ نبی ﷺ نے دور کیں
ہو گیا ہے جب سے اس دارُالشفا سے رابطہ

جب مدینے کے کبوتر ہیں نظر کے سامنے
کیا ضرورت ہے کہ ہو اپنا ہُما سے رابطہ

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں ایک موذی مار کر
ہو گیا ممتاز غازی کا بقا سے رابطہ

وردِ اسمِ سرورِ کونین ﷺ میں کامل ہوئے
یوں ہُوا مستحکم اپنا اتقا سے رابطہ

یہ دعا محمودؔ کی کر رے خدایا! مستجاب
ہو فضائے شہرِ آقا ﷺ میں قضا سے رابطہ

بندگانِ خدا کے ناصر ہیں
مصطفیٰ ﷺ رب کے ہیں حبیب لبیب

زائرو! پیرہن ادب کا لو
شہرِ سرکار ﷺ آ رہا ہے قریب

عتبۂ مصطفیٰ ﷺ پہ نظریں ہیں
اوج کو جا رہا ہے اپنا نصیب

☆☆☆☆☆
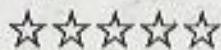
## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ؐ کے ذکر میں مشغول تم بھی ہو، ہم بھی
پھٹک سکے گا نہ اپنے قریب تو غم بھی

ہمارے آقا و مولا ﷺ بفضلِ مالک ہیں
رسولِ اوّل و آخر رسولِ اعظم بھی

سحابِ لطفِ خدائے کریم برسے گا
نبی ﷺ کے نام پہ پلکوں پہ آئے تو نم بھی

زبان تیری رہے لالِ حمدِ خالق میں
رہے درود کا ہاتھوں میں تیرے پرچم بھی

حضور ﷺ رکھتے ہیں سب میری حاجتوں کی خبر
حضور ﷺ کرتے ہیں ہر شے مجھے فراہم بھی

ہر ایک غم کا مُداوا بھی آپ سے ہو گا
ہر ایک زخم کا دیں گے حضور ﷺ مرہم بھی

وہاں پہ کھائیں صفاوی کھجوریں جی بھر کر
پیا ہے ہم نے مدینے میں آبِ زم زم بھی

وہ ہیں رشیدؔ جہانوں کے واسطے رحمت
انھی کے زیرِ نگیں ہیں تمام عالم بھی

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مالک! مجھے بھیجے جو مدینے میں تو اب کے
الفاظ مجھے سارے عطا کرنا ادب کے

القاب ہیں بخشے ہوئے آقا ﷺ کو جو رب کے
مستعملہ وہ سارے ہی الفاظ ہیں ڈھب کے

بن مانگے دیا سرورِ کونین ﷺ نے سب کچھ
سینے میں گھٹے رہ گئے الفاظ طلب کے

نام آیا جُونہی سرورِ عالم ﷺ کا زباں پر
آثار ہوئے ختم وہیں رنج و تعب کے

جب گنبدِ سرسبز نگاہوں میں بسے گا
کھل اٹھیں گے آخر کو شگوفے ترے لب کے

جب مجھ کو ہو مدّاحیِ سرکار ﷺ میسّر
لمحات وہ سارے ہیں مرے جشنِ طرب کے

سرکار ﷺ! انھیں دیدِ مدینہ سے نوازیں
اُمّیدِ حضوری میں ہیں مجبور جو کب کے

محمودؔ انھیں صرف کرو "صلِّ علیٰ" میں
لمحاتِ عقیدت جو ملیں آخرِ شب کے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبۂ پاک کو آنکھوں میں بسا کر دیکھو
اس طرح اپنے پیمبر ﷺ کو منا کر دیکھو
رحمتِ ربِّ جہاں ساتھ تمہارا دے گی
ساتھ تقدیر جو دے طیبہ میں جا کر دیکھو
مت نظر صرف زر و مالِ جہاں پر رکھو
نغمۂ نعتِ نبی ﷺ عجز سے گا کر دیکھو
زندہ رہنے کی تمنّا میں محبّت والو!
آپ ناموسِ پیمبر ﷺ سے وفا کر دیکھو
استجاب اس کا توقّع سے بھی بڑھ کر ہو گا
کہ کے تم "صلِّ علیٰ" رب سے دعا کر دیکھو
فرقِ افلاک کو قدموں کے تلے پاؤ گے
آگے قدمین کے نظروں کو جھکا کر دیکھو
سایۂ رحمتِ رحمان میں آ جاؤ گے
اپنے سرکار ﷺ کا کوئی بھی کہا کر دیکھو



پاؤ گے سرور و سرکار ﷺ کی خوشنودی کو
اپنے بھائی کا کسی طور بھلا کر دیکھو
عجز اپناؤ تو سرکار ﷺ کو ناصر پاؤ
اپنی عادات سے تغلیط اَنا کر دیکھو
مجلسِ حمد میں جاتے ہو بہت اچھا ہے
بزمِ تنعیتِ پیمبر ﷺ میں بھی آ کر دیکھو
یہ جو محمودؔ ہوا لطف دوبالا ہو گا
نعت میں حمدِ الٰہی کو ملا کر دیکھو

لکھی گئیں مری قسمت میں جس گھڑی خوشیاں
بقیعِ پاک میں پاؤں گا دائمی خوشیاں
نبی ﷺ کے پیار میں پاؤ گے معنوی خوشیاں
جہاں میں اور تو ساری ہیں عارضی خوشیاں
نظر کی پُتلی پہ منظر جو قبّہ کا اُترا
تو پھیلیں میری نگاہوں میں شبنمی خوشیاں
عطا کرے گی بروزِ نُشور بندوں کو
رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کی پیروی خوشیاں

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں مدحِ آقا ﷺ کی خاص اہلیت ہو گی
سربلند لوگوں میں اس کی شخصیت ہو گی

بزمِ نعت گوئی میں جس کی رُکنیت ہو گی
حشر میں اسی کی تو یارو! مغفرت ہو گی

پیروِ پیمبر ﷺ کو دیکھنا سرِ محشر
وہ وقار پائے گا' اُس کی تمکنت ہو گی

جب بقیعِ غرقد کا مَیں رہائشی ہوں گا
مستقل مدینے میں میری شہریت ہو گی

پائے گا وہی عرفاں خالقِ عوالم کا
جس کے قلب کو حاصل ان کی معرفت ہو گی

جب چلیں گے سب باسی اس کے' حکمِ آقا ﷺ پر
با شرف ممالک میں اپنی مملکت ہو گی

اس کو ڈھونڈتی ہو گی خلد خود سرِ محشر
بندۂ پیمبر ﷺ کی ایسی حیثیت ہو گی



الفتِ صحابہؓ ہے میری روح پر حاوی
بعدِ نعت ہونٹوں پر ان کی منقبت ہو گی

کس طرح تو پہنچے گا شہرِ سرورِ دیں ﷺ میں
راہ میں اگر حائل کوئی مصلحت ہو گی

جھوم جھوم جائیں گے قبر کے فرشتے بھی
نعتِ سرورِ دیں ﷺ میں ایسی شعریت ہو گی

جب غزل کی فرمائش میرے آگے آئے گی
کیوں نہ میرے ہونٹوں پر ایک معذرت ہو گی

جاں مَلَک نکالے گا جب رشیدؔ کی یارو!
سُوئے قبۂ انور اس کی محویت ہو گی

---

جنھیں دی نہیں ہے آقا ﷺ نے اجازتِ حضوری
تقدیر میں ہے ان کی درِ مصطفیٰ ﷺ سے دوری

رہا کم درود ہونٹوں پہ ترے' اسی لیے تو
درِ مصطفیٰ ﷺ پہ تیری ہیں گزارشیں ادھوری

مرے لاشعور پر ہے جو کرم عطائے رب کا
مری اس سے مدحِ آقا ﷺ میں ہیں کاوشیں شعوری

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی حیثیت کے ہو کے قائل
ہوئے شیر و شکر سارے قبائل
مسلماں ہے وہی جو مصطفیٰ ﷺ کی
ہو محبوبیتِ خالق کا قائل
قدم رکھتا ہے شاہوں کے سروں پر
درِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا سائل
کبھی کر استغاثہ مصطفیٰ ﷺ سے
ترے حل کیوں نہ ہوں گے سب مسائل
حدیثوں میں صحابہؓ مصطفیٰ ﷺ کے
بیاں کرتے ہیں آقا ﷺ کے فضائل
جو دیکھو تو کیے ہیں ترمذیؒ نے
بیاں سرکارِ والا ﷺ کے شمائل
رسولِ پاک ﷺ کے فرماں کے باعث
ہیں منغضِ طبیعت کو رذائل
نظر محمودؔ پر آقا ﷺ نے ڈالی
خطاؤں کے تھے سب اثرات زائل

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رسولِ پاک ﷺ جو گاتا چلا گیا
رنج و غمِ جہاں کو بھلاتا چلا گیا
اس کی لحد میں نورِ نبی ﷺ تھا ضیا فروز
شمعیں خلوص کی جو جلاتا چلا گیا
پکڑے کیے دھرے پہ گئے جو بروزِ حشر
ان کو کرم نبی ﷺ کا چھڑاتا چلا گیا
محشر میں مصطفیٰ ﷺ کا تشفّی کا ایک لفظ
روتے ہوؤں کو پل میں ہنساتا چلا گیا
پہنچا تو تھا قریب ترازو سخن طراز
پَر سوئے خلد نعت سناتا چلا گیا
ہونٹوں پہ آ کے دل سے درودِ رسولِ رب ﷺ
ہر حرفِ اضطراب مٹاتا چلا گیا
مُمتاز قادری تھا محبّت کا راہرو
اس راہ میں قدم وہ بڑھاتا چلا گیا
محمودؔ جا کے گنبدِ خضرا کے سامنے
اپنا سرِ عزیز جھکاتا چلا گیا

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہِ رجب میں رات ملن کی جو آئی ہے
آقا ﷺ کی عرشِ کبریا پہ رونمائی ہے

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ میں کمی جس کو بھائی ہے
اپنی ہر ایسے دشمنِ دیں سے لڑائی ہے

نعتِ حبیبِ حق ﷺ جو مرے لب پہ آئی ہے
اندوہ و رنج و غم سے یہ میری رہائی ہے

مدحت سرائی ان ﷺ کی ہماری کمائی ہے
سیدھی یہی خدائے جہاں تک رسائی ہے

برزخ میانِ خالق و مخلوق ہیں نبی ﷺ
سرکار ﷺ کا خدا ہے انھی کی خدائی ہے

خیر البشر بھی ان کو کہو تم تو سوچ کر
اس راہِ پُر خطر میں بڑی گہری کھائی ہے

توہین ہضم کر نہ سکا جو حضور ﷺ کی
ممتاز قادری وہ نبی ﷺ کا فدائی ہے

سرکار ﷺ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ملک میں
مہنگائی ہو گئی ہے کچھ اتنی دہائی ہے!

محمودؔ اس نے کر دیا مستغنیٔ جہاں
میں نے درِ حضور ﷺ سے جو بھیک پائی ہے

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پلکوں پہ موتی یادِ نبی ﷺ کے سجائیے
نغمے نعوتِ سرورِ عالم ﷺ کے گائیے

ہاتھوں کو سمتِ طیبۂ انور بڑھائیے
محبوبِ رب ﷺ کو حالِ دل اپنا سنائیے

قسمت جو رُوٹھ جائے تو اس کو منائیے
گنتی کچھ اور "صَلِّ عَلیٰ" کی بڑھائیے

کیا تم کو حفظِ حُرمتِ سرور ﷺ کا ہے خیال
اپنی عقیدتوں کو ذرا آزمائیے

تکریمِ مصطفیٰ ﷺ کا جنھیں کم خیال ہو
یہ کم سے کم ہے ایسوں کو آنکھیں دکھائیے

جو ہو سکے تو حُرمتِ دینِ حضور ﷺ میں
تکلیفیں جھیل جائیے اور مسکرائیے

تشریف رکھتے ہوں گے وہاں خود حضورِ پاک ﷺ
جب قبر میں پہنچیے تو نظریں جھکائیے

توفیق دے خدا تو لکھوں مدحِ مصطفیٰ ﷺ
اب تک تو لکھے میں نے فقط ابتدائیے

محمودؔ آپ داتا نگر میں شبانہ روز
آنسو پئے حضوریٔ طیبہ بہائیے

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک سے اُلفت ہماری
عبادت ہے یہی عادت ہماری

بنی طیبہ میں گر تُربت ہماری
تو ہو گی حشر میں وُقعت ہماری

نہ سُنّت سے رہی قُربت ہماری
اسی سے آگئی شامت ہماری

خدایا! ہوں رسا طیبہ میں ہم بھی
یہ ہے زاری، یہ ہے منّت ہماری

نبی ﷺ کے نام لیواؤں سے اُلفت
خدا کا شکر، ہے فطرت ہماری

جو پہنچے ہم درِ محبوبِ رب ﷺ تک
وہاں نکلی ہے ہر حسرت ہماری

نبی ﷺ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے
ہے اُن کے سامنے حالت ہماری



ہے سرمایہ ہمارا نعتِ سرور ﷺ
محبّت ان کی ہے دولت ہماری

ملے دو گز زمیں طیبہ میں ہم کو
پذیرا ہو اگر چاہت ہماری

اسی سے ہو گی جنّت تک رسائی
پیمبر ﷺ سے جو ہے نسبت ہماری

یہ سمجھایا ہے ہم کو مصطفیٰ ﷺ نے
وہ پائیں گے جو ہے قسمت ہماری

ہے باعث سُنّتِ سرور ﷺ سے غفلت
جو دنیا میں بنی دُرگت ہماری

فدا محمودؔ جاں آقا ﷺ پہ کر دیں
ہمیں کہتی ہے یہ غیرت ہماری

---

اس کے کانوں میں پڑے گا حرفِ رضوانِ بہشت
ذکر سرکارِ دو عالم ﷺ کا سُنے جو غور سے
مَیں سمجھتا ہوں کہ مقبولیت اُن کی ہو گئی
عرضیاں بھیجی گئیں طیبہ کو جو لاہور سے

☆☆☆☆☆
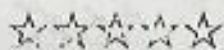
# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ نبی ﷺ سے دل میں جو جلتا ہے دیا سا
دیتا ہے ظلمتوں میں محمودؔ کو دلاسا
شہرِ نبی ﷺ میں جو بھی بندہ لگا گدا سا
محسوس ہو رہا تھا اپنا وہ آشنا سا
آقا ﷺ کا سبز گنبد پُتلی پہ نقش یوں ہے
منظر ہر ایک مجھ کو لگتا ہے اب ہرا سا
جتنی گزارشیں ہیں، اپنے نبی ﷺ سے کہ دے
بھر جائے گا بالآخر سب خواہشوں کا کاسہ
جبریل آگے بڑھ کر اس کی مدد کو آئے
جو طاعتِ پیمبر ﷺ میں چل پڑے ذرا سا
پیاس اس کی معرفت کی، سب بجھ گئی یہاں پر
طیبہ میں کوئی بندہ رہتا نہیں ہے پیاسا
اصحابِ مصطفیٰؐ تھے رب کے نبی ﷺ کے ساتھی
تکمیلِ دیں کا مظہر سرکار ﷺ کا نواسا



عتبہ پہ میں نے دیکھا جس کو بھی سر جھکائے
ہر ایسا شخص مجھ کو لگتا رہا شناسا
ہے آج مملکت کی بدقسمتی کا رونا
سرکار ﷺ! آج رہزن لگتا ہے رہنما سا
جو مادحِ محمد ﷺ ہے نعت گو ہے، اس کا
محمودؔ ہے تخلص اور نام ہے بھلا سا

آئے گا حصرِ رحمتِ رب میں، اگر ترا
مصرع کوئی حضور ﷺ کو منظور ہو گیا
خاکِ مدینہ ہو گئی نورانیت فزا
قریہ نبی ﷺ کا رشکِ وہ طور ہو گیا
پایا انہوں نے رافت و رحمت کا اختیار
لطف و کرم حضور ﷺ کا دستور ہو گیا
طیبہ میں جس نے حاضری کا اذن پا لیا
مجبورِ شہرِ نور تھا، مسرور ہو گیا
اس سے خدا کے لطف نے دوری شعار کی
اس کے حبیب پاک ﷺ سے جو دور ہو گیا

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سخن گستر کوئی جو پیروِ حسّانؓ ملتا ہے
اُسی بندے کو نعتوں کا نیا دیوان ملتا ہے

عِلم توحید و محبوبیّتِ سرکار {ﷺ} اتنی ہے
جسے سرکار {ﷺ} ملتے ہیں، اُسے رحمان ملتا ہے

وہی جو سیرتِ سرکار {ﷺ} پہ چلتا رہا، اُس کو
کرم شانِ رسولُ اللہ {ﷺ} کے شایاں ملتا ہے

حضوری جس کو حاصل ہے درِ سرکارِ والا {ﷺ} کی
اُسے ایقان ملتا ہے، اُسے عرفان ملتا ہے

نہیں جس کی زباں پر تذکرہ محبوبِ رحماں {ﷺ} کا
یہ وہ بندہ ہے جس کا دشتِ دل ویران ملتا ہے

وہ جس کے ہونٹ مدحِ غیرِ آقا {ﷺ} میں رہے شاغل
سکوں ملتا نہیں اس کو، اُسے خلجان ملتا ہے

ہے اس کا مرکزی نکتہ فضیلت میرے آقا {ﷺ} کی
جو قرآنِ مبیں میں نبیوںؑ کا پیمان ملتا ہے



وہی، ذکرِ حبیبِ کبریا {ﷺ} میں جس کے دن گزرے
اسے کچھ آگے بڑھ کر حشر میں رضوان ملتا ہے

نبی {ﷺ} کے اِذن سے ہوتا ہے بندہ عازمِ طیبہ
بظاہر وہ اگرچہ بے سروسامان ملتا ہے

درودِ مصطفیٰ {ﷺ} صلِّ علیٰ جس کا وظیفہ ہو
کرم ربِّ محمد {ﷺ} کا اسے ہر آن ملتا ہے

بڑھا لے جو پیمبر {ﷺ} کی اطاعت کو قدم اپنے
اسے ہر ہر قدم پہ خُلد کا امکان ملتا ہے

نبی {ﷺ} کا ذکر ہے بینَ السُّطُورِ مُصحفِ خالق
انھی کی نعت میں ہر سُورۂ قرآن ملتا ہے

رشید احمد ہے دریوزہ گرِ آقا {ﷺ} وہی، جس کو
درِ سرکار {ﷺ} سے ٹکڑا بہر عنوان ملتا ہے

---

وہاں خوشبوئے سرکارِ جہاں {ﷺ} کا اب بھی ڈیرا ہے
جو ہیں غارِ اُحُد میں، وہ ہیں سب سے معتبر پتّھر

وہ جو سرکارِ ہر عالم {ﷺ} سے اُلفت کے نہیں داعی
وہی بدبخت ہیں جن کی پڑے ہیں عقل پہ پتّھر

☆☆☆☆☆
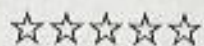
# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے غیرِ سرورِ عالم ﷺ کو چاہا ہی نہیں
اس حوالے سے بھی کیا روشن مرا ماضی نہیں
پیار جس کو کم ہو آقا ﷺ سے، مرا ساتھی نہیں
ایسے انساں سے تعلق ہی مرا کوئی نہیں
ہونٹ تو میرے نہیں ہو سکتے بوسہ زن کبھی
جالی پر میری نگاہوں نے بھی کیا چُومی نہیں
میں درودِ پاک کا عامل تو کیا، معمول ہوں
ایک اس اچھائی سے بڑھ کر کوئی پُونجی نہیں
دیکھ لو تحویلِ قبلہ کی بھی جو آیات ہیں
کیا پسند آقا ﷺ کی ربِّ پاک کی مرضی نہیں
سرورِ عالم ﷺ کی محبوبیتِ ربِّ جہاں!
کیا متونِ شعرِ احقر کی یہی سُرخی نہیں
حشر کے دن اٹھ گئی میری طرف چشمِ نبی ﷺ
کوئی اچھائی عمل نامے میں ویسے تھی نہیں

دشمنوں نے بھی کیا تسلیم سب ادوار میں
دہر بھر میں زندگی کوئی بھی ان ﷺ کی سی نہیں
حاضریٔ شہرِ طیبہ کی میں کیا وجہیں کہوں
شہرِ آقا ﷺ کے سوا لگتا کہیں بھی جی نہیں
جو بھی کچھ مانگوں، مجھے آقا ﷺ عطا کرتے ہیں سب
میرا یہ احساس ہنگامی نہیں، وقتی نہیں
ہے رُخِ پرواز جس کا شہرِ سرور ﷺ کی طرف
دوستو! کیا وہ مری تخییل کا پنچھی نہیں
ہر مرض کے واسطے خاکِ شفا طیبہ میں ہے
ایسی دنیا کے کسی بھی شہر کی مٹی نہیں
قادری ممتاز (آقا ﷺ کا عقیدت کیش) کیا
راہِ حفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کا راہی نہیں
سال میں دو ماہ خودِ محمودؔ جا سکتا ہے، پر
دل کی تو شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے دوری نہیں

درود و نعتِ سرور ﷺ کی محافل
یہ دو رستے ہیں اور ہے ایک منزل

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ کا دل پہ مرے کیا اثر نہیں
لب بند کیا نہیں مرے، کیا دیدے تر نہیں

مجھ کو خطا شعاریوں سے کچھ خطر نہیں
فضلِ رسولِ پاک ﷺ سے محشر کا ڈر نہیں

اسرا کی رات کی تو حقیقت ہے اس قدر
رب منتظر نہیں کہ نبی ﷺ منتظر نہیں

ہر نعت گو نگاہِ عطائے خدا میں ہے
کہتا ہے کون، نعتِ نبی ﷺ باثمر نہیں

رہرو بھی آپ، راہبر بھی آپ ہیں نبی ﷺ
سدرہ سے آگے ان کا کوئی ہم سفر نہیں

نورانیت کا منبع و مصدر مدینہ ہے
نورانی ایسی اور کہیں کی سحر نہیں

جو عرض میں نے کی ہے پیمبر ﷺ کے سامنے
لگتی تو مختصر ہے مگر مختصر نہیں



جس کو نہ اعتبار مدیحِ نبی ﷺ پہ ہو
چشمِ خدائے پاک میں وہ معتبر نہیں

ہے دیدہ زیب نقشۂ سرکارِ کائنات ﷺ
اس کے علاوہ جا کوئی جاذب نظر نہیں

اپنی مرادیں لے کے ہی ٹلتا ہے ہر گدا
لوٹے جہاں سے خالی کوئی، اُنؐ کا در نہیں

حکمِ نبی ﷺ نہ ماننے کا شاخسانہ ہے
آپس میں امتی اگر شیر و شکر نہیں

محمودؔ کہہ رہا ہے مرا تجربہ یہی
غیرِ نبی ﷺ کی مدح تو کوئی ہنر نہیں

---

سر جھکانا ہے تو حرمینِ مطہر میں جھکاؤ
اور ہر جا پر ہے گردن کا تمھاری خم غلط

میں مگن وردِ درودِ پاکِ سرور ﷺ میں رہا
دوریٔ طیبہ کا یوں کرتا رہا ہوں غم غلط

واقعاتِ سیرتِ سرکار ﷺ پر کر غور و فکر
ہے حصولِ مال و زر میں فکرِ بیش و کم غلط

☆☆☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبیؐ کی مدح کرنے میں نہیں کچھ بھی کمال اپنا
ہے فضلِ رب سے نعتِ پاک میں یہ اشتغال اپنا
بچھائے جتنا بھی دنیا ہمارے گرد جال اپنا
بچا لے جائے گا طیبہ ہمیں طیرِ خیال اپنا
سنا جاتے ہیں سب اشعار ہم اپنے پیمبر ﷺ کو
دکھاتے ہیں حروفِ نعت کے اندر سے حال اپنا
گزرتے ہیں جو شہرِ سرور و سرکارِ عالم ﷺ میں
انھی دو ماہ سے گزرے سکوں کے ساتھ سال اپنا
اہم تر حفظِ ناموسِ رسولِ پاک ﷺ ہے سب سے
اسی رستے میں ہو قربان جان، اولاد، مال اپنا
انھیں مسحور کر ڈالا، انھیں مبہوت کر ڈالا
دکھایا جب پیمبر ﷺ نے صحابہؓ کو جمال اپنا
کہاں سے چل کے، دیکھو، نسبتیں جاتی کہاں تک ہیں
نبی ﷺ اللہ کے اپنے تھے، اُن کا تھا بلالؓ اپنا



ہمیشہ ہم نے پایا ہے سبھی کچھ اُن کی چوکھٹ سے
ہُوا ہی مُسترد کب ہے پیمبر ﷺ سے سوال اپنا
ندامت پر ہماری، مصطفیٰ ﷺ کو رحم آئے گا
ہمارے کام آئے گا سرِ حشر انفعال اپنا
مری فردِ عمل میں اور نیکی تو نہ ہو شاید
یقیں "صلِّ علیٰ" پر ہے کہ ہو اچھا مآل اپنا
اسی سے پانی پیتا ہوں تو مَیں مسرور رہتا ہوں
ہے خاکِ پاکِ طیبہ سے بنا جامِ سفال اپنا
چلے ہم انحرافِ راہِ سرکارِ دوعالم ﷺ پر
اسی بدبختی کے باعث ہُوا ظاہر زوال اپنا
یقیں محمودؔ فضلِ خالق و مالک پہ ہے مجھ کو
کہ ہو گا شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ میں ارتحال اپنا

عنایاتِ حبیبِ حق ﷺ کے قابل
جری مُمتاز ہے اِک مردِ کامل
جہانِ ظلمت آثارِ جفا نے
کیا ہے جس کو پابندِ سلاسل

☆☆☆☆☆
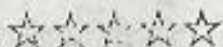
## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پائے شرف تمہاری دعا بھی قبول کا
سرکار ﷺ کو جو واسطہ دو تم بتولؓ کا
چشمِ عطائے خالقِ کُل میں نہ کیوں رہوں
ہوں تذکرہ نویس خدا کے رسول ﷺ کا
ٹھوکر رسید قاقم و سنجاف کو کروں
بستر ملے مدینے میں گر خاک دھول کا
پورے کا پورا دینِ نبی ﷺ میں دخول کر
بے فائدہ ہے دخل یہاں پر عُقُول کا
دل میں تھی، مختصر سی تھی، پھر بھی قبول تھی
عرضی سے ربط عرض کا تھا اور نہ طول کا
باغِ مدینہ سے چلی میری طرف صبا
دل کی کلی نے کھِل کے لیا نام پھول کا
کر اتباعِ سرورِ کونین ﷺ اختیار
امکاں ہے مغفرت کی سَنَد کے حصول کا
محمودؔ بُعدِ طیبہ سے دل کو ملول رکھ
آقا ﷺ دھیان رکھتے ہیں قلبِ ملول کا

☆☆☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے دیارِ پاک سے ہو آئی ہے نگاہ
اس دن سے میری واقفِ بینائی ہے نگاہ
مصروفِ دیدِ قُبّۂ آقائی ﷺ ہے نگاہ
تو وفورِ اشک سے مری دھندلائی ہے نگاہ
دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی تمنائی ہے نگاہ
اس ذوق میں تو وقفِ توانائی ہے نگاہ
قدمینِ مصطفیٰ ﷺ کی بھی شیدائی ہے نگاہ
عَتبہ پہ ہو تو صَرفِ جبیں سائی ہے نگاہ
میزاب دیکھ کر سُوئے طیبہ جمی رہی
لگتا رہا ہے مجھ کو کہ سودائی ہے نگاہ
ہم کو بھلے بُرے کی یُوں تمیز ہو گئی
سرکارِ کائنات ﷺ نے اُجلائی ہے نگاہ
پڑھتے ہوئے کلامِ خدائے کریم کو
آقا ﷺ کی عظمتوں کی تماشائی ہے نگاہ
محمودؔ میرے ہونٹ تو کچھ کہہ نہیں سکے
پیشِ مُواجَہہ پئے گویائی ہے نگاہ

☆☆☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے طاعتِ رسولِ امیں {صلی اللہ علیہ وسلم} مایۂ نجات
پائے گا ہر مطیعِ نبی {صلی اللہ علیہ وسلم} تحفۂ نجات

قائم نبی {صلی اللہ علیہ وسلم} کے ذکر سے ہے رشتۂ نجات
واضح ہے سب نکات سے یہ نکتۂ نجات

اس سے صباح و شام کا اپنا ہے اختلاط
نعتِ نبی {صلی اللہ علیہ وسلم} ہے اپنے لیے نسخۂ نجات

تعمیلِ حکمِ رب بھی ہے، تقلیدِ رب بھی ہے
ہر صیغۂ درود ہُوا صیغۂ نجات

جس دن مُواجہہ نظر آیا حضور {صلی اللہ علیہ وسلم} کا
آیا ہے عاصیوں کو نظر چہرۂ نجات

مقصورہ نقش آنکھ کی پُتلی پہ یُوں ہُوا
پھیلا دیا گیا ہے وہیں نقشۂ نجات

پہچان جس کو سرورِ کونین {صلی اللہ علیہ وسلم} کی ہوئی
اس کے لیے لحد میں کھُلا غُرفۂ نجات

محمودؔ اتباعِ پیمبر {صلی اللہ علیہ وسلم} شعار کر
اس کے لیے غفور کا ہے وعدۂ نجات

☆☆☆☆☆



نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

## (شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
## ۵۵ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

| | | |
|---|---|---|
| ورفعنا لک ذکرک | حدیثِ شوق | منشورِ نعت |
| سیرتِ منظوم | ۹۲ | شہرِ کرم |
| مدیحِ سرکار ﷺ | قطعاتِ نعت | حی علی الصلوٰۃ |
| مخمساتِ نعت | تضامینِ نعت | فردیاتِ نعت |
| کتابِ نعت | حرفِ نعت | نعت |
| سلامِ ارادت | اشعارِ نعت | اوراقِ نعت |
| مدحتِ سرورِ ﷺ | عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ) | دیارِ نعت |
| تسبیحِ نعت | صباحِ نعت | احرامِ نعت |
| شعاعِ نعت | دیوانِ نعت | منتشراتِ نعت |
| منظومات | تجلیاتِ نعت | وارداتِ نعت |
| بیانِ نعت | مینائے نعت | حمد میں نعت |
| التفاتِ نعت | عنایتِ نعت | مرقعِ نعت |
| نیازِ نعت | بستانِ نعت | سرودِ نعت |
| تابشِ نعت | صدائے نعت | منہاجِ نعت |
| متاعِ نعت | قندیلِ نعت | ذوقِ مدحت |
| فانوسِ نعت | مشعلِ نعت | کہکشانِ نعت |
| اہتزازِ نعت | نعتِ زریں | کلامِ نعت |
| دفترِ نعت | مدیحِ احمد (ﷺ) | کاوشِ نعت — لقائے نعت |

............ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں............

حمدیں = ۲ — حمد و نعت = ۲ — قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۸۰۹ {ان میں موجود اشعار = ۲۹۷۸۹}
فردیات = ۲۶۴۱ — مخمسات = ۲۶ — تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳ — مثلث = ۳ (۲۷ بند) — مسدس = ۵ (۱۸ بند)
مربع = ۱ (۷ بند)

............ان ۵۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۹۱۲............

## تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

- مدیحِ رسول ﷺ
- نعت حافظ
- فنِ نعت
- نعت کیا ہے؟! (چار حصے)
- غیر مسلموں کی نعت (چار حصے)
- حسن بریلوی کی نعت
- بیزار قصوری کی نعت
- شہید بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
- جوہر برہمی کی نعت
- عربی نعت
- آزاد نعتیہ نظم
- نور علیٰ نور
- رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے)
- نعت خاتم المرسلین ﷺ
- قلزم رحمت
- لاکھوں سلام (دو حصے)
- نعت ہی نعت (سولہ حصے)
- سلام ضیا (دو حصے)
- غریب سہارنپوری کی نعت
- فخر الماسی کی نعت
- کافی کی نعت
- عابد بریلوی کی نعت
- وارثیوں کی نعت
- نعتیہ رباعیات
- استغاثے
- فیضانِ رضا
- مسرور کیفی کی نعت
- نعت کائنات
- مدیحِ سرورِ کونین ﷺ
- طرحی نعتیں (۲۵ حصے)
- کلامِ ضیا (دو حصے)
- آزاد بیکانیری کی نعت
- علامہ اقبال کی نعت
- محمد حسین فقیر کی نعت
- لطف بریلوی کی نعت
- نعت قدسی
- نعتیہ مسدس
- نعتیہ تضمینیں
- موجِ نور
- حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
- حدیث حمد و نعت

صفحات = ۱۲۷۱۶

## تدوین مناقب

- مناقب سید ہجویرؒ
- مناقب غوث اعظمؒ
- نذر داتا
- مناقب داتا گنج بخشؒ
- مناقب سید ہجویر داتا گنج بخشؒ
- سلطان جی کی مدحت میں
- مناقب خواجہ غریب نوازؒ
- مناقب بہاء الدین زکریا ملتانیؒ

صفحات = ۱۱۹۶ صفحات

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214
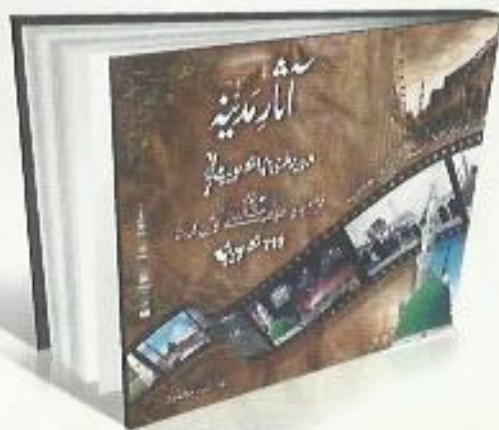
1592 روپے

مدینہ منورہ کی 719 نئی اور پرانی تصاویر کا سینکڑوں سالہ ریکارڈ ایک ہی جگہ پر جمع

ملنے کا پتہ:
0321-9409900, 0321-9409200, 0423-7230001